REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. G. D. P. 6.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۸ — شمارہ ۳۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۰ ہجری — ۳۱ ظہور ۱۳۶۸ ہش — ۳۱ اگست ۱۹۸۹ء

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضورِ انور صد سالہ جشنِ تشکر کی کارروائیوں میں بیحد مصروف ہیں۔ احبابِ کرام دل وجان سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازئ عمر اور معجزانہ نائیدِ الٰہی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

مباہلہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ کیرلہ کے بارہ میں

اخبار امروز (پاکستان) مورخہ ۹ جولائی ۱۹۸۹ء کی غلط بیانی

جماعتِ احمدیہ کیرلہ کے صوبائی امیر مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب اور کیرلہ کے مبلغ انچارج مولانا محمد ابو الوفاء صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اور تبلیغی وتربیتی امور انجام دے رہے ہیں!!

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

مباہلہ کوڈیاتھور کے بارہ میں پاکستانی اخبار امروز مورخہ ۹ جولائی ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل ایک غلط خبر شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفینِ احمدیت اپنے سابقہ طریق کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط بیانی سے کام لے کر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار امروز میں شائع شدہ خبر ملاحظہ فرمائیں:—

"بھارت کی ریاست کیرلہ میں مباہلہ کے نتیجہ میں قادیانی مبلغ ہلاک۔ قادیانی اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے تائب ہوجائیں: قمر القادری

فیصل آباد ۱۰ جولائی (نمائندہ امروز) تحریک تحفظِ ختمِ نبوت کے ناظم اعلیٰ قمر القادری نے بھارت کی ریاست کیرالہ میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مباہلہ کے نتیجہ میں قادیانی مبلغ کی ہلاکت کو اسلام کی حقانیت اور مسلمانوں کی عظیم اور تاریخی فتح قرار دیا ہے۔ انہوں نے قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ قادیانی مبلغ کے عبرتناک انجام سے سبق حاصل کرتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی ریاست کیرالہ کے ضلع کالیکٹ کے مقام ڈیٹھور میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اسلام اور ختمِ نبوت کی حقانیت کے متعلق مباہلہ کا عظیم اجتماع ہوا جس میں مسلمانوں کی طرف سے انجمن اشاعتِ اسلامیہ کیرالہ کے چالیس مبلغین پر مشتمل جماعت موجود تھی جبکہ قادیانیوں کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کیرالہ کے امیر ڈاکٹر منظور احمد۔ مولوی ابو الوفا مبلغ صابوی مولوی ایم یوسف اور ان کے اہلِ خانہ موجود تھے۔ انجمن اشاعتِ اسلام کے مبلغین اور انجمن کے امیر عبد اللہ کاکیری اپنے علمی دلائل سے قادیانیوں کے لئے گھیرا تنگ کرتے رہے۔ انہوں نے کہا قادیانی مبلغ اور جماعتِ احمدیہ کیرلہ کا امیر ڈاکٹر منظور احمد مباہلہ کے دوسرے روز ہی ہلاک ہوگیا جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قادیانی مذہب اپنے گمراہ کن اسلام دشمن عقائد کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیت یہودی لابی کی ایک شاخ ہے۔ کیرالہ کے مسلمانوں کی یہ عظیم فتح اسلامیانِ عالمِ اسلام کے لئے مسرت کا پیغام ہے۔ اور قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کے لئے عبرتناک انجام ہے۔"

(امروز ۹ جولائی ۱۹۸۹ء)

اس خبر پر ہمارا تبصرہ

(۱)- اس خبر میں سب سے پہلے مباہلہ کا مقام "ڈیٹھور" درج کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ مقام "کوڈیاتھور" ضلع کالیکٹ ہے جہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو مباہلہ منعقد ہوا تھا۔

(۲)- اس مباہلہ میں جماعتِ احمدیہ کیرلہ کے صوبائی امیر مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اور جماعتِ احمدیہ کے مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب، دیگر احمدی احباب کے ساتھ شریک ہوئے اور دعا کی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ دونوں حضرات یعنی ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی امیر اور مولانا محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج زندہ موجود ہیں اور جماعتی تبلیغی وتربیتی امور سرانجام دے رہے ہیں۔

(۳)- کیرلہ کے صوبائی امیر جماعتِ احمدیہ کا نام ڈاکٹر منصور احمد ہے نہ کہ ڈاکٹر منظور احمد جیسا کہ اخبار امروز میں شائع ہوا ہے۔

اس سے اب قارئینِ کرام خود اندازہ لگائیں کہ مخالفینِ احمدیت کتنی دیدہ دلیری کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کے خلاف کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ ان کا جھوٹ بولنا تو احمدیت کی فتح ہے اور ان کی اپنی شکست کا اعتراف۔ اور یہ واقعی خدائی نشان ہے کہ مخالفینِ احمدیت اس مباہلہ کے نتیجہ میں اب کذب وبہتان طرازی سے کام لے رہے ہیں۔ بس ان حالات میں ہم ارشادِ ربانی

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

ہی کہہ سکتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین کو نیک ہدایت دے۔ آمین۔

پاکستان کے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی حفاظت اور باعزت بریت کیلئے خصوصی درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

منیر: مدسادخطہ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ ظہور ۱۳۶۸ ہش

پاکستانی آمر ضیاء الحق کی برسی

بڑی دھوم دھام سے ڈکٹیٹر پاکستان ضیاء الحق کی برسی ۱۷۔ اگست ۱۹۸۹ء کو ان کی مصنوعی قبر پر اسلام آباد میں اُن کی رُوحانی ذریت نے منائی۔

ضیاء الحق نے اپنے گیارہ سالہ ظالمانہ دور میں جماعتِ احمدیہ پر جو مظالم ڈھائے وہ بذریعہ پریس اخبارات وغیرہ میں ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ حقوقِ انسانی کے عالمی اداروں نے بھی اِس پر ضیاء الحق کی مذمت کی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ سالہا سال اُن کے مظالم برداشت کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مکذبین کا سرغنہ ضیاء الحق کو قرار دیتے ہوئے آئمۃ المکذبین کو قرآن کریم اور سنتِ نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد کے ساتھ مُباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس چیلنج کا تذکرہ مندرجہ ذیل غیر از جماعت اخبارات میں بھی ہوا:۔

(۱)۔ روزنامہ "مِلّت" لندن ۹ جولائی ۱۹۸۸ء کی جلی سُرخی ملاحظہ ہو:۔

"مرزا طاہر احمد نے صدر ضیاء شریعت کورٹ کے ججوں اور تمام علماء کو مُباہلہ کا چیلنج کر دیا۔ مباہلہ تحریری ہوگا۔ ایک سال کے اندر دُنیا دیکھ لے گی کہ سچا کون ہے۔"

(۲)۔ روزنامہ "حیدر" راولپنڈی ۲۲۔ جون ۱۹۸۸ء کا جلی عنوان ملاحظہ ہو:۔

"مباہلہ کا چیلنج ہماری طرف سے آخری چیلنج ہے"۔ مرزا طاہر احمد
"اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کی حمایت میں عظیم الشان کام دکھلانے والا ہے۔"

(۳)۔ روزنامہ "حیدر" راولپنڈی ۲۲۔ ۲۳ جولائی ۱۹۸۸ء میں رقمطراز ہے:۔

(امام جماعت احمدیہ نے فرمایا) "اسلم قریشی کی بازیابی جماعتِ احمدیہ کی سچائی کا ایک حیرت انگیز نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے کئی نشان اور ظاہر ہوں گے جو جماعتِ احمدیہ کے دُشمنوں کو ہلا کر رکھ دیں گے۔"

(غیر از جماعت کی یہ تحریرات مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کی گئی ہیں) ؎

جہاں اُن کی پورشیں ہیں وہیں آشیاں بنے گا
کوئی جا کے بجلیوں کو میرا فیصلہ سُنا دے

بدنصیب سربراہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں فرمایا:۔

"بدقسمتی سے پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کا جھنڈا اُٹھا لیا ہے۔ اور پاکستان کے **بدنصیب سربراہ** جو پہلے ڈکٹیٹر کے طور پر ظاہر ہوئے پھر اس کے بعد صدر کا چولہ پہنا پھر دوبارہ آمریت کی طرف رُخ کیا ..... (وہ) اپنے عرصۂ حیات کو لمبا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔" (ہفت روزہ بدر ۲۴۔ جولائی ۱۹۸۸ء)

ایک دُوسرے مقام پر فرمایا:۔

"جہاں تک صدر پاکستان کا تعلق ہے ...... ہم انتظار کرتے ہیں۔ دیکھیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا ظاہر کرے۔ لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں، چونکہ وہ تمام آئمۃ المکفرین کے امام ہیں اور تمام اذیتیں دینے والوں میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس ایک شخص پر عاید ہوتی ہے ..... ایسے شخص کا زبان سے چیلنج قبول نہ کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا۔ اس کا اپنے ظلم و ستم میں جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اُس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ اِس لئے اِس پہلو سے بھی اب وقت بتائے گا کہ اُن کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ کی کس حد تک جرأت ہے اور انصاف کا خون کرنے کی کس حد تک جرأت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۸۸ء مطبوعہ بدر ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

جب مُباہلہ کا چیلنج پاکستان میں تقسیم ہوا تو ضیاء الحق اور اُن کی حکومت نے احمدیوں پر ظلم و تشدد میں اور اضافہ کر دیا۔ اس پر جماعتِ احمدیہ نے اُن کو ایک واضح وارننگ دی کہ:۔

"ہم حکومتِ پاکستان کے اس ظلم کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں۔ اور متنبہ کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے ظلم کا یہ سلسلہ بند نہ کیا تو خدا تعالیٰ جس کی عدالت میں ہمارا مقدمہ پیش ہے اِن ظالمانہ کارروائیوں کا پوری طرح جواب دینے پر قادر ہے۔"

(یہ وارننگ لندن سے آئی تھی جو ہفت روزہ بدر ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء کے صفحہ اول پر شائع ہوئی تھی) ؎

بدل دیئے کئی آندھیوں کے رُخ تم نے
ہَوا کے سامنے بیٹھے رہو جلا کے چراغ

اِس واضح وارننگ کے بعد ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو ہَوائی حادثہ میں ضیاء الحق مع اپنے نامور فوجیوں کے عبرتناک طور پر ہلاک ہو گئے۔

رُوحانی ہلاکت مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے ضیاء الحق کی جسمانی ہلاکت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اُن کی رُوحانی ہلاکت کے زاویئے بھی عبرتناک طور پر اس سے وابستہ کر دیئے ہیں۔ ضیاء الحق نے برسرِ اقتدار آنے کے بعد کئی مرتبہ وعدے کئے کہ وہ نوّے دِنوں میں انتخابات کروائیں گے۔ مگر کبھی بھی وعدہ وفا نہ ہُوا۔ نشانِ عبرت ملاحظہ ہو کہ اُن کی ہلاکت کے ٹھیک نوّے دِن گزرنے پر پاکستان میں انتخاب بخیر و خوبی ہو گیا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس انتخاب میں پیپلز پارٹی برسرِ اقتدار آ گئی۔ یہ وہ پارٹی ہے جس پر ضیاء الحق نے ایسے انسانیت سوز مظالم ڈھائے تھے کہ ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی معاف نہ کیا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو پر تو وہ مظالم ڈھائے کہ موصوفہ کی خود نوشت سوانح پڑھتے پڑھتے بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔ اور اب یہ حال ہے کہ پاکستان میں تقریباً ہر روز ریڈیو اور ٹی وی پر ضیاء الحق کی آمریت کی مذمت کی جاتی ہے۔ اُن کے زرخرید مُلّاؤں کا یہ حشر ہُوا کہ وزیر اعلیٰ کشمیر فاروق عبداللہ نے فرمایا کہ "پاکستانی انتخابات سے مُلّاؤں کی کمر ٹوٹ گئی اور وہ بوکھلا اُٹھے ہیں"۔ (روشنی سری نگر) ؎

ہر سہارا بے عمل کے واسطے بے کار ہے
آنکھ ہی کھولے نہ جب کوئی اُجالا کیا کرے

بعض نامور صحافیوں نے اُن کی زندگی میں ہی اُن کو فرعون قرار دیا۔ اور عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے اُن کی ہلاکت کے معاًبعد اسے فرعونِ زمانہ قرار دیا۔ منشیات کا کاروبار کرنے والوں کا لیڈر اُن کا مُنہ بولا بیٹا نکلا جس کے پاس ضیاء الحق اور ان کے خاندان کی چیک بکیں اور بنک سٹیٹمنٹ برآمد ہوئیں۔ مسٹر بھٹو کے دورِ حکومت میں ہیروئن کا کسی کو پتہ بھی نہ تھا۔ مگر ضیاء الحق کے دورِ اقتدار میں پاکستان میں ساڑھے چھ لاکھ نشئی تھے۔ ضیاء الحق کی ہلاکت کے دو تین ماہ کے اندر ہی اخبارات میں شائع ہونے لگا کہ "لوگ ضیاء الحق کا نام بھولتے جا رہے ہیں"۔ محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کیا کہ "ضیاء کے دور میں اسلام کے نام پر بنائے گئے ظالمانہ قوانین پر نظرِ ثانی کی جائے گی"۔ پاکستان کے محکمۂ دفاع کے اعلان کے مطابق ضیاء الحق کی لاش کیپسول میں بعض اور لاشوں کے ساتھ چار روز بعد ملی جو ہندوؤں کے شمشان گھاٹ میں دفن کر دی گئی۔ اور اب ضیاء الحق کی بیگم شفیقہ صاحبہ کو بھی منشیات کے کاروبار میں ملوث بتایا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ پس یہ ہے ضیاء الحق کے اس کھوکھلے نعرہ کا انجام جو اُس نے مُلّاؤں کے تعاون سے "دینِ مصطفےٰ" کو قائم کرنے کا قوم کو دیا تھا اور اس آڑ میں کلمہ طیبہ کو مٹانے اور اس کی توہین کے احکام جاری کئے تھے ؎

سچ جہاں وابستۂ ملزم کے کٹہرے میں ملے
اُس عدالت میں سُنے گا عدل کی تفسیر کون

ایسے شخص کی مصنوعی قبر پر جا کر اُن کی رُوحانی ذریت کا بڑی شان و شوکت سے برسی منانا کوئی بھی تعجب کی بات نہیں ہے۔ آخر ابوجہل جب اپنے بڑے بڑے لیڈروں کے ساتھ جنگِ بدر میں عبرتناک طور پر ہلاک ہو کر اسلام کی صداقت کا نشان ثابت ہُوا تھا تو قریشِ مکہ نے ڈھنڈورا پٹوا دیا تھا کہ ہمارے اِن نامور جرنیلوں کی ہلاکت پر کوئی نہ روئے۔ ہم بدلہ لیں گے۔ اِسی طرح فرعونِ مصر کی لاش بھی اُن کے ماننے والوں نے ممی لگا کر محفوظ رکھی تھی۔ لہٰذا ضیاء الحق کی رُوحانی ذریّت کو چاہیئے کہ اِس سے بھی زیادہ دھوم دھام سے برسی منایا کریں تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ اُن کا کوئی بڑا ابوجہل یا بڑا فرعون ہلاک ہُوا ہے۔ (بلکہ اس کی اصلی قبر پر شمشان گھاٹ جا کر ہی برسی منانا چاہیئے)

خلاصۂ کلام یہ کہ ابوجہل کی ہلاکت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی تلوار سے ہُوئی تھی جس کا قرآن کریم میں بھی ذِکر ہے۔ اور ضیاء الحق کی ہلاکت قرآنِ کریم کی آیتِ مُباہلہ کی تلوار سے ہوئی جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیش کیا۔ لہٰذا مخالف علماء کو ٹھنڈے دِل سے پڑھنا اور سوچنا چاہیئے۔ کیونکہ پڑھ لینا کافی نہیں ہوتا۔ اس پر سوچنا اور سمجھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس عظیم الشان نشان کے ظہور سے سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ؎

پلکوں پہ یوں سجی ہے ترے رُخ کی چاندنی
بھُولے ہُوئے ہیں مدتوں سے تیرگی کو ہم

عبد الحق فضل

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے لئے اپنی

اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے دُعا کیا کرتے تھے کہ وہ قربانیاں دینے والے بنیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بمقام ناندی (جزائر فجی)

صیغہ زود نویسی کا مرتب کردہ یہ بغیر نظرثانی حضور خطبہ عید الاضحیٰ صیغہ ہذا کی ذمہ داری پر ادارہ "بدر" ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :-

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي
مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ
مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ
فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي
إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝
وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ
الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

(الصّٰفّٰت آیت ۱۰۰ تا ۱۱۲)

اور پھر فرمایا :-

بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایک فقید المثال قربانی

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ گذرنے والا وہ واقعہ بیان ہوا ہے جس کی یاد میں ہزاروں سال سے لوگ عید مناتے چلے آرہے ہیں۔

انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ واقعات کی روح کو بھول جاتا ہے اور ان کے بدن کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ وہ بدن جن سے روحیں پرواز کر چکی ہوں وہ بدن لازماً گل سڑ جاتے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت پھر ان کو زندہ نہیں رکھ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام مذہبی تہوار جن کی روحیں اُن سے جُدا ہوگئیں اُن کے بدن آج بھی سڑی لاشوں کی طرح ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں رہی۔

یہ عید جسے ہم قربانیوں کی عید کے نام سے یاد کرتے ہیں ایسی عظیم الشان قربانی سے آغاز پاتی ہے، ایک ایسی عظیم الشان قربانی کے ذکر سے شروع ہوتی ہے کہ بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایسی کوئی قربانی کبھی کسی کی طرف سے پیش نہیں کی گئی تھی۔ اور پھر ایسی قربانیوں پر جاکر ختم ہوتی ہے کہ تمام انسانی تاریخ میں اتنے وسیع پیمانہ پر اتنے عظیم الشان طریق پر اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے دلوں کو خالص کرتے ہوئے کبھی کسی قوم نے قربانیاں پیش نہیں کی تھیں۔ لیکن اس عید کو اب جو شکل دی جا چکی ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ کچھ جانوروں کی گردنوں پر چھریاں پھیری جائیں اور کچھ لوگ گوشت کھانے میں منہمک ہو جائیں اور کچھ اچھے کپڑے پہن لیں اور رحم آئے تو کچھ غرباء کو بھی بھجوا دیں ورنہ گوشت امراء کے گھر میں ہی گھومتا پھرے اور ایک دوسرے کے ساتھ دوستیوں کے تقاضے پورے ہوتے رہیں۔ اور خوب کھا کر اور اس روح سے کلیۃً بے نیاز ہو کر جو اس قربانی کے پیچھے کارفرما تھی انسان گویا جہاں تک ہو سکے دنیا کی لذتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ہے اس عید کا خلاصہ جو آج کل منائی جاتی ہے۔

رضائے باری تعالیٰ کی عید

لیکن وہ عید جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منائی تھی وہ کچھ اور عید تھی وہ

رضائے باریتعالیٰ کی عید تھی

جس کے پیچھے ایک عظیم الشان قربانی کی روح کارفرما تھی۔

چنانچہ قرآن کریم اس عید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک مبشر اولاد عطا فرمائی اور بیٹا اس عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ دوڑتا پھرے تو اس وقت ابراہیمؑ نے اپنے اس بچے کو جو چلنے پھرنے اور دوڑنے کی عمر کو پہنچ چکا تھا یعنی آٹھ دس سال کی عمر کا ہو چکا تھا ایک دن الگ لے جاکر ایک بات بتائی ایک ایسی خواب کا ذکر کیا جو اس سے بہت پہلے وہ دیکھ چکا تھا لیکن وہ سمجھتا تھا کہ اس بچے کی عمر ابھی اتنی نہیں ہوئی کہ اُسے اس خواب کے مضمون سے آگاہ کیا جا سکے چنانچہ جب وہ اس قابل ہوا کہ غور کر سکے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو الگ لے جاکر کہا کہ اے میرے بیٹے (یٰبُنَیَّ کا لفظ بہت پیارے بیٹے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جب باپ بڑے پیار سے اپنے بیٹے کو مخاطب کرتا ہے تو یا بُنُوْ کی جگہ یٰبُنَیَّ کہتا ہے کہ اے میرے بہت پیارے بیٹے) میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ اور خواب یہ دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں فَانظُرْ مَاذَا تَرٰی مجھے بتا کہ اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟ تو کیا سمجھتا ہے کہ یہ کیا خواب ہے یہاں سوال کُھلا چھوڑ دیا گیا ہے یہ نہیں پوچھا کہ کیا میں تجھے ذبح کروں یا نہ کروں۔ بلکہ ایک کُھلا مشورہ مانگا جا رہا ہے کہ مجھے بتا کہ تیرا اس رؤیا کے متعلق کیا خیال ہے؟ ہو سکتا تھا یہ بچہ سُن کر کہتا کہ خوابوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا خدا جانے آپ نے کس حالت میں یہ خواب دیکھا ہے جب تک یہ نہ پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ واقعی یہ بات چاہتا ہے ہم کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں یہ بھی ایک جواب ہو سکتا تھا اور ایک یہ بھی جواب دیا جا سکتا تھا کہ خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لئے غور کریں میں بھی غور کرتا ہوں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے اور ایک یہ جواب بھی دیا جا سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ ایسی خواب نہیں دکھا سکتا اپنے محبوب بندے کو جس

کو ثبوت پر فائز کیا ہو۔ اس کو اس دکھ میں مبتلا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کو ذبح کرے،

کئی قسم کے جواب ممکن تھے

لیکن یہ ذکر قرآن کریم نے اس لئے محفوظ کیا کہ آپ کو بتائے کہ خدا کے بندے کیسے عظیم الشان بندے ہوتے ہیں جو اگلی نسلوں کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگین کر دیتے ہیں۔ اتنی حیرت انگیز تربیت کرتے ہیں ان بچوں کی جن کو خدا کی راہ میں پیش کرنا ہوتا ہے کہ ادنیٰ سا سقم، ایک ذرا سی خامی بھی ان میں باقی نہیں رہنے دیتے۔ اس چھوٹی عمر کے بچے کا جواب حیرت انگیز ہے۔ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ اے میرے ابا جو آپ کو حکم دیا گیا وہی کیجئے۔ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔ اگر اس لئے آپ پوچھ رہے ہیں کہ کہیں میں بے چین نہ ہو جاؤں، کہیں میں بے قرار نہ ہو جاؤں اور اس کی وجہ سے آپ اپنے فرض کو پورا نہ کر سکیں۔ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ کہ اے باپ! تو نے میری ایسی تربیت کی ہے کہ تو مجھے یقیناً صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

یہ ایک ایسا حیرت انگیز جواب ہے اور ایسی عظیم الشان قربانی ہے جو کبھی دنیا میں پیش نہیں کی گئی کہ ایک باپ اپنے پیارے بیٹے کو اور ایسے بیٹے کو جس کی پیدائش سے پہلے اس کی خوشخبری دی گئی تھی اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور وہ بھی رؤیا کی بناء پر کوئی واضح الہام بھی نہیں ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ خدا نے تو مجھے کہا تھا کہ تجھے اولاد دینے والا ہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ اس مبشر اولاد کو خود میرے ہاتھوں سے ذبح کروا دے۔ اور بیٹا بھی آگے سے کوئی حیل و حجت نہیں کرتا کوئی تعبیر کی بحث نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے میرے باپ! میرا تو مزاج ہی ایسا بنایا گیا ہے کہ جو خدا کا حکم ہے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دو۔ پس جو تجھے حکم دیا گیا ہے ویسا ہی کر تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش

ابھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کا کچھ سفر باقی تھا اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ فرما سکتا تھا کہ ہاں تو نے اس رؤیا کو پورا کر دیا ہم تیرے دل پر نگاہ ڈال رہے تھے۔ ہم تجھے صرف آزمانا چاہتے تھے۔ لیکن ابھی ایک منزل باقی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حد تک بڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو نیچا پیشانی کے بل منہ لٹا دیا، تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ کہتے ہیں پیشانی کے بل لٹا دینا اس میں بھی بڑی حکمت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن کریم کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی نرم دل تھے اس لئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاید آپ کے لئے ذبح کرنا مشکل ہوتا، عام باپ کے لئے تو یہ ناممکن نظر آتا ہے لیکن باوجود اتنے بڑے حوصلہ کے پھر بھی ایک نرم دل انسان کے لئے چہرہ دیکھتے ہوئے اپنے بیٹے کو ذبح کرنا بہت مشکل کام ہے اس لئے الٹا لٹایا تاکہ نہ اس بچے کو تکلیف پہنچے اور نہ مجھے زیادہ تکلیف پہنچے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے ان کو پکارا اور فرمایا اے ابراہیم! قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو نے رؤیا پوری کر دی اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ اسی طرح ہم محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ۔ یہ تو ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اب لفظ مبین میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے کردار پر ایک بہت ہی پیاری روشنی ڈالی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ ایک چھپی ہوئی مخفی رؤیا ہے جسے سمجھنے میں تم نے غلطی کی ہے فرمایا یہ تو ایک کھلی کھلی آزمائش تھی تم چاہتے تو یہ خیال کر سکتے تھے کہ خدا تو مجھے آزما رہا ہے، یہ تو رؤیا ہے جس کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور اس کے کچھ اور معنی ہوتے ہیں اور کوئی بات بنا لیتے یا جیسو کچھ تم تعبیر کی

باریک راہوں پر چلنے والے ہوتے اس دور کے خیال کی وجہ سے کہ شاید اصل مراد یہ ہو تم پھر بھی قربانی کے لئے آمادہ ہو گئے۔

پس لفظ مبین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کردار پر ایک اور پہلو سے بہت ہی پیاری روشنی ڈالی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو تو نے اپنی رؤیا تو پوری کر دی ہے۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا کا ایک اور معنی بھی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ تو نے اس کو الٹا کر ذبح کرنے پر آمادگی ظاہر کر کے اپنی رؤیا پوری کر دی بلکہ یہ معنی ہے کہ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو پہلے ہی رؤیا کو پورا کر چکا ہے اب دوبارہ کیا کرنے لگا ہے جو اس کا مفہوم تھا وہ تو پورا ہو چکا۔ تجھے جو پیغام دیا گیا تھا اس پر تو عمل کر بیٹھا ہے، اب یہ کیا کرنے لگا ہے۔ اور یہ تو کھلی کھلی آزمائش تھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی کوئی مخفی چیز نہیں تھی جسے تو نہ سمجھ سکتا۔ تو میرے پیغام کو سمجھ بھی گیا تھا اور اس کو پورا بھی کر دیا تھا لیکن عجیب بات ہے کہ اب ظاہری رنگ میں بھی پورا کرنے پر آمادہ ہو رہا ہے۔

یہ واقعہ نسبتاً تفصیل چاہتا ہے

پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیوں کلام فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب بیٹے کی بشارت دی گئی اور بیٹا پیدا ہوا تو اس زمانہ میں حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کے ساتھ رہا کرتی تھیں جو ابراہیم علیہ السلام کی پہلی بیوی تھیں اور ان کے ہاں اولاد نہیں تھی اولاد ہوئی مبشر تو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیار کی خاص نظریں پڑنی شروع ہوئیں تو حضرت سارہ نے بہت زیادہ حسد محسوس کرنا شروع کیا۔ عورت ویسے ہی سوکن کو برداشت نہیں کر سکتی اوپر سے ایسی سوکن جس کی گود ہری ہو جائے اور گود بھی بھر جائے بیٹے کے متعلق عظیم الشان خوشخبریاں دی گئی تھیں یہ حالات ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گئے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ پہلے بھی انہوں نے حضرت ہاجرہ کو گھر سے نکال دیا تھا اور اس وقت بیابان میں ایک فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور اس نے تسلی دی اور بہت بڑی بڑی خوشخبریاں عطا کیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رؤیا دکھائی گئی اور دوسری دفعہ پھر حضرت سارہ نے اصرار کیا کہ اس کو کہیں چھوڑ آؤ میں برداشت نہیں کر سکتی اس رؤیا کی تعبیر میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے کو لے کر خانہ کعبہ کے منہدم شدہ آثار کے قریب چھوڑنے کے لئے گئے تھے۔ یعنی خانہ کعبہ کی تعمیر نو کا جو واقعہ ہے وہ دراصل اس خواب کی تعبیر کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فوراً اس خواب کو ظاہری طور پر پورا نہیں کیا بلکہ معنوی طور پر اسی وقت پورا کر دیا۔ حضرت سارہ کا اصرار تھا کہ چھوڑ آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ میں بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ اور معلوم ہوتا ہے کچھ ایسی خوابیں بھی آچکی تھیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کو دوبارہ کھڑا کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اس خانہ کعبہ کی تعمیر سے وابستہ ہے ان ساری باتوں کے مدنظر آپ نے نہایت ہی حکیمانہ طریق پر اس خواب کو پورا کر دکھایا اور اپنے بیٹے اور بیوی کو لے کر ایسی غیر آباد جگہ میں چھوڑ گئے جو واقعۃً ذبح کرنے کے مترادف تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور بہت ہی دردناک طریق پر ذکر فرمایا ہے۔ پیاس کی وجہ سے بیٹا تڑپ رہا تھا اور ایڑیاں رگڑ رہا تھا اور حضرت ہاجرہ سے دیکھا نہیں جاتا تھا بے چینی سے کبھی اس پہاڑی پر جاتی تھیں اور کبھی اس پہاڑی پر اور نظر دوڑاتی تھیں کہ خدا کی رحمت کس طرف سے آئے گی۔ ذبح کرنا اس سے زیادہ اور کیا ہوتا ہے کہ تپتے ہوئے صحرا میں جہاں دن کے وقت بعض دفعہ گرمی ۱۲۰ درجہ

تک پہنچ جاتی ہے وہاں بیٹے کو چھوڑ چلے جانا اور اُن کے پاس کھانے کے لئے چند کھجوریں تھیں جو ختم ہو گئیں پانی کا ایک مشکیزہ تھا جو ختم ہو گیا اور اس حالت میں بچہ تڑپ رہا تھا جب حضرت ہاجرہ نے فرشتے کی آواز سنی اور گھبرا کر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے پھر پتہ لگا کہ جس طرف بچہ کی ٹانگیں تھیں اس جگہ سے آواز آ رہی تھی اور دوڑ کر گئیں تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہاں پانی کا چشمہ بہہ رہا ہے۔

خواب کا اصل مفہوم

یہ وہ واقعہ ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔

تو نے اپنی رؤیا پوری کر دی ہے جو خواب کا اصل مفہوم تھا وہ یہی تھا

کہ تو ... اُسے ایک عظیم الشان رسول کی خاطر جو اس کی نسل سے پیدا ہونے والا ہے میری عبادت کے لئے بنائے جانے والے پہلے گھر کے قریب چھوڑ آ۔ اور باوجود اس کے کہ وہاں اس کو تنہا چھوڑنا بغیر کسی سامان کے اسی طرح ہے جس طرح تو اپنے ہاتھوں سے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوگا۔ پھر بھی ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ قربانی کر اس کے نتیجہ میں عظیم الشان نتائج پیدا ہوں گے، چنانچہ یہ رؤیا پوری کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اب تو تیری جزاء کا وقت آیا ہوا تھا اب جبکہ بیٹا یہاں آباد ہو گیا بڑا ہو گیا تیرے ساتھ دوڑا پھرتا ہے یہ تو محسنین کی جزاء کا دور شروع ہو چکا ہے۔ تو دوبارہ قربانی کے لئے آمادہ ہو گیا یعنی اب اس کی نسل سے اللہ تعالیٰ اس رسول کو پیدا فرمائے گا، اس جگہ ایک شہر آباد ہو گیا ہے یہ تو ساری جزاء ہے محسنین کی جو ہم ان کو دیا کرتے ہیں۔

ابراہیمی قربانی کی بنیادی حقیقت

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کردار کے اور بھی بعض باریک پہلو ہیں جو اس قربانی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہاں بیان ہوئے ہیں ایک یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل ہمیشہ اللہ کے لئے کچھ نہ کچھ پیش کرنے کے لئے بلکہ سب کچھ پیش کرنے کے لئے تیار رہتا تھا لیکن اس کے باوجود جانتے تھے کہ ایک انسان کو اپنی قربانی پیش کرنے کا تو حق ہے دوسرے کی قربانی لینے کا کوئی حق نہیں۔ اور یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جس کو بھول کر مذاہب تباہ ہو جاتے ہیں مذاہب کا آغاز ہوتا ہے اپنی قربانی دینے سے نہ کہ زبردستی دوسرے کی قربانی لینے سے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس فعل میں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اپنی اولاد سے بھی زبردستی کسی کو قربانی لینے کا حق نہیں۔ ہر فرد آزاد پیدا ہوا ہے اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہ میں تمہاری اولاد قربانیاں کرے تو اس پر بھی تم جبر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انتظار کیا کہ بیٹا بڑا ہو اور بات سمجھنے کے قابل ہو جائے اور فیصلہ کرنے کے لائق ہو جائے پھر اس سے پوچھا کہ یہ میری رؤیا ہے اب تو بتا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کیا کرنا چاہیئے۔ اتنی حیرت انگیز آزادی ضمیر کا اظہار کیا ہے باپ نے اور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اگر چاہتے تو بغیر پوچھے اسے ذبح کر سکتے تھے لیکن آپ نے فرمایا نہیں میرا دل چاہتا ہے لیکن تیرے بیٹے کی جان الگ ہے ہاں تربیت اس رنگ میں ضرور کی جو آپ چاہتے تھے وہی جواب دے۔

دو بڑے گہرے سبق

پس اس واقعہ میں دو بڑے گہرے سبق ہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں، ایک یہ کہ مذاہب وہی زندہ رہیں گے جو اپنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تو آمادہ ہوں دوسروں کی زبردستی قربانیاں لینے کا دل میں خیال بھی نہ لائیں۔ اور بگڑے ہوئے زمانوں میں یہ بات ہمیشہ الٹ جاتی ہے بگڑے ہوئے مذاہب کو پہچاننا ہو تو اس حقیقت کو الٹا دیں، جو ابراہیمی حقیقت ہے تو آپ کو بگڑے ہوئے مذاہب کی شکل نظر آ جائے گی۔ وہ اپنی قربانیاں پیش کرنے کے اہل نہیں رہتے لوگوں کے مال لوٹنے، لوگوں کی جانیں فنا کرنے، لوگوں کو ذبح کرنے کی تعلیم دینے اور گھروں کو آگ لگانے کی تعلیم دینے پر ہی اُن کی تعلیم کا اکتفا ہوتا ہے۔ یہی اُن کے مذہب کا خلاصہ ہے گویا خود کچھ بھی خدا کی راہ میں پیش نہ کرو لوگوں کے مال لوٹ لو اور وہ خدا کے حضور پیش کر دو تو گویا جنت کا آسان نسخہ ہے۔ اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ تو لوگوں کے گلے کاٹو خدا کے نام پر اور ان کو ذبح کر کے اُن کے سر خدا کے حضور پیش کر دو۔ یہ ابراہیمی قربانی کا الٹ ہے، جب مذہب بگڑ جاتے ہیں تو اس وقت اس قسم کی قربانیاں نظر آ رہی ہوتی ہیں اور جب مذاہب کا آغاز ہوتا ہے خصوصاً عظیم الشان مذاہب کا تو وہاں قربانیاں پیش کرنے والے آپ کو نظر آ رہے ہوتے ہیں، لوگوں سے زبردستی قربانیاں لینے والے نظر نہیں آتے یہاں تک کہ باپ بھی اپنے بیٹے پر ہاتھ نہیں ڈالتا باوجود اس کے کہ وہ سب سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے اور یہ حقیقت ہمیشہ کے لئے طے ہو جاتی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی جان پر کسی دوسرے کا حق نہیں ہے۔

پھر دوسرا سبق اس واقعہ میں

ہمیں یہ ملتا ہے کہ وہ لوگ جو واقعۃً اللہ کی راہ میں مٹ جانا چاہتے ہیں فنا ہونا چاہتے ہیں اپنی زندگیاں اپنے اموال پیش کرنا چاہتے ہیں اُن کے دل میں اتنی گہری سچائی ہوتی ہے اس حقیقت کے ساتھ اتنا اخلاص رکھتے ہیں کہ اپنی قربانی پیش کرنا کافی نہیں سمجھتے اُن کے دل کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولادیں بھی اسی راہ میں فنا ہوتی رہیں اور اولادوں کی اولادیں بھی اسی راہ میں آگے بڑھتی رہیں اور قربانیاں پیش کرتی چلی جائیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ ختم ہی نہ ہو یہ اُن لوگوں کی تمنا ہوتی ہے جو حقیقتاً اللہ سے پیار کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے دعا کیا کرتے تھے کہ وہ قربانیاں دینے والے بنیں اور میرے نقش قدم پر چلیں اور ابراہیمی نقش قدم تھا کیا۔ بڑا واضح ہے اول سے آخر تک خدا کے لئے آگ میں کود پڑنا اور پرواہ نہ کرنا۔ جو کام خدا کے ہیں اُن کو پورا کر دینا اور پھر بھی یہ تمنا باقی رہ جانا کہ شاید میں نے ابھی پورا نہیں کیا۔ ابھی تو اس کی تعبیر پوری کی ہے اب اس کو من و عن پورا کروں گا تب میرے دل کو سکون ہوگا۔ تو دعا یہ کیا کرتے تھے کہ اے خدا! میرے جیسے پیدا کر میری نسل میں سے اور بکثرت پیدا کر اور کرتا چلا جا اور اتنی حرص تھی آپ کی دعا میں کہ آپ یہ بھی دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! میری ساری اولاد ایسی کر دے۔ یہاں تک کہ نبوت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یہ فرمانا پڑا لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ ابراہیم میں تیری تمنا پر نظر رکھ رہا ہوں، میں تیری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں لیکن ظالموں کو تیری دعائیں نہیں پہنچ سکیں گی۔ جس طرح قربانی کرنے والا آزاد ہے اسی طرح ظلم کرنے والا بھی آزاد ہے ہر شخص کو خدا نے مختار بنا دیا ہے اس لئے جو شخص شوق کے ساتھ اور طوعی طور پر تیری نسل میں سے قربانیوں کے لئے آمادہ ہوگا اس کو ہم مقامات اور مرتبے عطا کریں گے لیکن جو لوگ اس کے لئے آمادہ نہیں ہوں گے ان کو ہم کچھ بھی عطا نہیں کریں گے

ابراہیمی قربانیوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا وقت

پھر اس واقعہ سے ایک اور پہلو بھی روشن ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد خدا کے حضور پیش کریں تو تربیت بھی تو ویسی ہی کرتے ہیں۔ صرف منہ سے کہہ کر بات بھول نہیں جایا کرتے چنانچہ اس کا اظہار ہمارے سامنے بھی کئی شکلوں میں ہوتا رہتا ہے۔ دراصل جماعت احمدیہ بھی اسی درخت کا پھل ہے جس کی جڑیں اس وقت خانہ کعبہ کے قریب پیوست کی گئیں جس وقت یہ قربانی پیش کی جارہی تھی۔ یہ وہی درخت ہے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان قوم کی صورت میں ظاہر ہوا اور اسی زمانہ میں اسی درخت نے بے انتہا پھل دیئے یہ وہی درخت ہے جس کی شاخوں پہ قربانیوں کے حیرت انگیز پھل لگا کرتے تھے ایسے پھل جو گنے نہیں جاتے تھے، ایسی مٹھاس تھی ان میں ایسی خوشبو تھی کہ کبھی دنیا نے روحانی طور پر کسی ایسے پھل دار درخت کو نہیں دیکھا تھا نہ ایسے لذیذ ایسے خوشبودار ایسے دائم رہنے والے پھلوں کا کبھی نظارہ کیا تھا جیسا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس ابراہیمی درخت کو پھل لگے تھے اور اب

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں کہ میں ابراہیم بھی ہوں

تو خوب یاد رکھیں کہ آپ کی صورت میں دوبارہ ابراہیمی قربانیوں کو زندہ کرنے کا وقت ہے۔ اسی درخت کو دوبارہ خدا تعالیٰ نے ثمردار کر دیا ہے جس نے ایک عرصہ کے بعد پھل دینا بند کر دیا تھا اور ان تمام آیات میں جتنے پیغامات ہیں یہ ماضی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے یہ آپ کی ذات کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں اس حال کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں جس حال سے ہم گذر رہے ہیں اور احمدیت کے مستقبل کے ساتھ ہمیشہ تعلق رکھتے چلے جائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ آپ ان پیغامات کو خوب تفصیل سے سمجھیں چنانچہ میں یہ بتا رہا تھا کہ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک یہ پیغام بھی دیا کہ جو لوگ واقعۃً خدا کی راہ میں اپنی اولاد کو پیش کرنا چاہتے ہیں ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت ایسی کرتے ہیں کہ پھر زبردستی نہ ہونے کے باوجود وہ خود اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے بے قرار ہو جایا کریں

واقفین زندگی اور قربانی کی روح

چنانچہ ہم نے جو تجربے کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے واقفین ہیں جنہوں نے اپنی اولادوں کو وقف کیا اور پھر ان کی ایسی تربیت کی ان کے اندر یہ روح پھونکی بچپن سے ان کے کانوں میں یہ بات ڈالی کہ زندگی کی اصل حقیقت قربانی ہے باقی سب تو یونہی ہوس کا دوسرا نام ہے چنانچہ جب وہ بڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے والدین کے عہد کو پورا کیا اور تمام عمر وہ اپنے عہد پہ قائم رہے۔ اس کے برعکس کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو خواہش تو رکھتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان کی طرف سے اس قسم کے خطوط ملنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بہت بے قرار اور بے چین ہیں ہم چاہتے تو یہ ہیں کہ ہمارے بچے واقف زندگی بنیں، ہم نے بچپن سے ان کو وقف کیا ہوا تھا لیکن اب یہ جوان ہو گئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم وقف میں نہیں جانا چاہتے۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ اس معاملہ میں بے اختیار ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ ایسے والدین مل کر بے اختیار زار و قطار رونے لگے یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں کہ ہمارا کیا حال ہے کہ اولاد کو وقف کیا تھا خواہش تھی کہ اولاد بڑی ہو کر دین کے لئے قربانیاں پیش کرے گی ہمارے دلوں کو تسکین پہنچے گی لیکن یہ اب بڑے ہو کر اس بات سے منکر ہو گئے ہیں۔ ابھی حالیہ دورے میں سنگاپور میں بھی ایسے دوست مجھے ملے جنہوں نے ابھی آدھی بات کی تھی تو ان کا روتے روتے بُرا حال ہو گیا۔ میں نے سمجھا پتہ نہیں کون سا غم ہے کہ جو اس قدر ناقابل برداشت ہو رہا ہے آخر میں انہوں نے یہ بتایا کہ میں نے پہلے ایک بیٹا وقف کیا وہ جب بڑا ہوا تو وہ پھر گیا میں نے دوسرا بیٹا وقف کیا وہ بڑا ہوا پھر وہ بھی پھر گیا اور اب مجھ سے یہ غم برداشت نہیں ہوتا۔ اب ایک تیسرا بیٹا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا فرمائے اور بڑا ہو کر واقف زندگی بنے۔ پس ان کے دل کی تمنا تو بہت مخلصانہ تھی اس میں کوئی شک نہیں لیکن ابراہیمی قربانی سے انہوں نے یہ سبق نہیں سیکھا کہ جب پورے اخلاص سے اولاد کو وقف کرو تو پھر بچپن سے ہی اس کی طرف پوری توجہ بھی دو۔ اس کی تربیت ایسی ہو کہ بڑے ہو کر اگر اس کو یہ کہو کہ

آؤ میں تمہاری گردن کاٹتا ہوں

تو وہ کہے ہاں اے ابا! ضرور ایسا کرو کیونکہ خدا کا حکم ہے کہ ایسا کرو

جماعت احمدیہ کے ذریعہ عظیم الشان جانی قربانی کا احیاء

جب تک جماعت احمدیہ اپنے اندر یہ روح پیدا نہیں کرتی اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتی اس وقت تک حقیقت میں ہمارے درخت وجود کو ابراہیمی صفت کے پھل نہیں لگ سکتے نہ لگ سکنے کی بات تو میں محاورۃً کہہ رہا ہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمثیلی طور پر ابراہیم قرار دیا تو واقعۃً ایک عظیم الشان واقفین کی نسل پیدا کرنے کی بھی توفیق بخشی اور آج ہزارہا لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تمناؤں کی گردنوں پر چھری پھیر دی ہے اور ذبح عظیم کا جو ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے وہ یہی ذبح عظیم ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ کا اور فَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ابراہیم ہم نے تمہیں کیسی اچھی جزا دی کہ ایک مینڈھا تمہیں پکڑا دیا جن قوموں کے تصور بگڑ جائیں جو دنیا دار بن جائیں ان کی تفسیر بھی ایسی ہی ہو جایا کرتی ہے کہ بیٹے کی قربانی تو معمولی چیز تھی یہ اصل مینڈھے کی قربانی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے نعوذ باللہ من ذالک اس سے ہرگز یہ مراد نہیں تھی مراد یہ تھی کہ ذبح عظیم تو وہ تھا جو تم کر چکے ہو۔ ایک دفعہ گردن پر چھری پھیرنا تو کوئی چیز نہیں ہے جو ساری زندگی کے لئے اپنی اولاد کی ساری تمنائیں قربان کر بیٹھا ہو جیسے تپتے ہوئے صحرا میں چھوڑ آیا ہو جہاں تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دینے کے سوا اور کچھ نہ ہو اور پھر اپنی بیوی کو پیچھے چھوڑ آیا ہو جو اپنے بیٹے کی قربانی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے کہ پیاس کی وجہ سے بلک بلک کر بچے کے ہونٹ خشک ہو رہے ہوں اور اس حالت میں وہ اسے جان دیتے دیکھ رہی ہو یہ ہے وہ عظیم قربانی جس کا اللہ تعالیٰ ذکر فرما رہا ہے کہ ذبح عظیم کے ذریعہ ہم نے تمہاری رؤیا پوری کر دی ہے اور آئندہ بھی ہونے والی ہے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو جاری رہے گا۔ اور تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے ابھی تک خواب پورا نہیں کیا۔

ذبح عظیم کی اصل روح کو مدنظر رکھیں

پس ذبح عظیم ہرگز وہ مینڈھا یا بچھڑا نہیں

تھا یا بائیبل میں لکھا ہوا ہے کہ وہ مینڈھا تھا جس کے سینگ جھاڑی میں پھنس گئے تھے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے پکڑ لیا تھا وہ تو ٹھیک ہے ظاہری طور پر اللہ نے ضرور ایسا فرمایا ہوگا لیکن نہ وہ ذبح عظیم تھا نہ جو بکرے ذبح کئے جاتے ہیں یہ ذبح عظیم ہے اگر ذبح عظیم کی روح کو آپ نے بھلا دیا تو بے شک کروڑوں بکرے بھی آپ ذبح کرتے چلے جائیں آپ ذبح عظیم کی بات پوری کرنے والے نہیں بن سکیں گے ذبح عظیم تو وہی ہوتا ہے جو دلوں کا ذبح ہو رہا ہوتا ہے۔ ذبح عظیم تو وہ ہوتا ہے جو انسان ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہے اور اپنی ساری تمنائیں کسی اور کے ہاتھوں میں پکڑا دیتا ہے۔ اپنے سارے حقوق اپنے ہاتھوں سے تلف کر دیتا ہے اور کہتا ہے جماعت جہاں چاہے جس طرح چاہے خدا کی راہ میں کام لے خواہ میں بیوی بچوں کے ساتھ رہوں خواہ میں اُن کے بغیر رہوں خواہ جہاں میں جاؤں وہاں لوگ میری عزت کریں یا مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کریں جس طرح چاہے دُنیا مجھ سے سلوک کرے مگر میں جو خدا کے نام پر آگے بڑھ چکا ہوں اس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ اور زندگی بھر پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ یہ ہے ذبح عظیم جس کی طرف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانیاں اشارہ کر رہی ہیں۔ اور یہ ہے ذبح عظیم جسے دُنیا نے سب سے زیادہ شان کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا اور جس کا آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اعادہ ہوا ہے۔ پس اگر آپ اس تعبیر کو سمجھ لیں اور اس حقیقت کو زندہ رکھیں تو پھر دُنیا میں صرف ایک ہی جماعت ہوگی جو سچی عید منانے کی مستحق ہوگی اور وہ جماعت احمدیہ ہوگی۔ باقی سارے تو بکرے ذبح کر کر کے گوشت کھا رہے ہوں گے اور آپ اللہ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے۔ خدا کے پیار کی نظریں آپ پر پڑ رہی ہوں گی۔ آپ اس کے مستحق بنائے جائیں گے ابراہیم کی عید تھی جس کا انجام خدا تعالیٰ نے یوں بنایا سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ کہ اے میرے بندے آج تیری عید ہے کیونکہ عرش کا خدا تجھ پر سلام بھیج رہا ہے۔ اور قیامت تک جب تک انسان باقی رہیں گے تجھ پر سلام بھیجتے رہیں گے۔

پس اس پہلو سے اس عید کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنا جماعت احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ ایک نسل پر نہیں بلکہ ایک نسل کے بعد اگلی نسل پر پھر اس سے اگلی نسل پر بھی، ہم قربانیوں کو کامل کرتے چلے جائیں اور قربانیاں دینے کے باوجود بھی اس ابراہیمی روح کا مظاہرہ کریں اور اس تکبر میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ ہم نے قربانیاں دے دیں بلکہ اس عاجزی کا شکار رہیں کہ سب کچھ دیا ہے لیکن قربانی پوری نہیں ہوئی۔ ہو سکتا ہے ابھی بھی کچھ باقی رہ گیا ہو۔ اس پہلو سے بھی پورا کروں اُس پہلو سے بھی پورا کروں۔ یہ ہے ابراہیمی روح جو خدا کو پیاری تھی جس کی وجہ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کا نام زندہ رکھا گیا۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے نسلیں اس پر سلام بھیجتی رہیں گی۔ خدا کرے کہ ہمیں اس عید کو ہمیشہ اس کامل زندگی کی روح کے ساتھ منانے کی توفیق عطا ہوتی رہے۔ آمین

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا :-

جماعت احمدیہ فجی کے لئے ایک تاریخی عید

جماعت احمدیہ نانڈی کے لئے

اس لحاظ سے یہ ایک تاریخی دن ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آج تک کبھی کسی خلیفۃ المسیح کو موقع نہیں ملا تھا اور خدا تعالیٰ کی تقدیر میں یہ نہیں تھا کہ وہ فجی آسکے اور پہلی مرتبہ احمدیت کی تاریخ میں یہ واقعہ ہوا ہے اور فجی کے سفر کا آغاز نانڈی سے ہوا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی فرمایا کہ عید کا مبارک دن بھی نانڈی میں منانے کی توفیق عطا ہوئی۔

پس یہ ایک تاریخی عید ہے اس پہلو سے کہ خلیفۃ المسیح نانڈی میں احباب کے ساتھ عید منا رہا ہے اس لئے میں آپ کو خاص توجہ دلا رہا ہوں کہ اس عید پر میں نے آپ کو جو پیغام دیا ہے اس کو یاد رکھیں۔ یہ آپ کی پوری زندگی کا پیغام ہے۔ اگر آپ نے خلیفہ کے وجود کے ساتھ خالی عید منالی اور اس پیغام کو بھول گئے تو پھر یہ خدا کی نظر میں عید نہیں ہوگی۔ عید تو تبھی عید بنے گی جب آپ اپنے بچے اسی ابراہیمی روح کے ساتھ اللہ کے حضور پیش کرنے کا عہد کریں گے اور اُن کی اچھی تربیت کریں گے اور یہ فیصلہ کریں گے کہ جب تک ہم کم از کم سارے فجی کو احمدیت کے نور سے منور نہ کر دیں اُس وقت تک ہم چین نہیں لیں گے۔ آج آپ یہ فیصلہ کر لیں اور اپنے دلوں میں قربانی کے ارادے مضبوط کر لیں اور پھر آپ کا بعد کا عمل ان ارادوں کو سچا کر دکھائے تو یہ ہے وہ حقیقی عید جو انشاء اللہ آپ کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔ عام عید خواہ کتنی بڑی تاریخی عید ہو یہ آج آئی اور کل سے ماضی بننا شروع ہو جائے گی لیکن جس عید کی میں بات کر رہا ہوں یہ تو آپ کی اولادوں میں بھی جاری رہے گی۔

پس آج جس عید کا میں بیج بو رہا ہوں کوشش کریں کہ اس کا پھل آپ کو ہمیشہ عطا ہوتا رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو +

آل مہاراشٹر و گجرات کانفرنس

احباب جماعت ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کروایا جاتا ہے کہ آل مہاراشٹرا و گجرات کانفرنس امسال انشاء اللہ ۲۱، ۲۲ ماہ اکتوبر (بروز ...) بمبئی میں منعقد ہوگی۔ بمبئی ہندوستان کے شہروں میں عالمی شہرت کا حامل ہے لیکن مہاراشٹرا و گجرات میں جماعت کی تعداد کم ہے۔ لہٰذا صد سالہ احمدیہ جوبلی کے تحت ہونے والی اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کے تمام افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ یہ کانفرنس مرکزی اجتماعات کے معاً بعد اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ ان اجتماعات میں جنوبی ہندوستان کے وہ احباب جو شرکت فرما رہے ہوں وہ واپسی پر بمبئی کانفرنس میں شرکت کرتے ہوئے جائیں۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے افراد کی رہائش اور طعام کی ذمہ داری بمبئی جماعت پر ہوگی۔ انشاء اللہ۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے احباب استقبالیہ جناب پرویز احمد صاحب سے خط و کتابت کریں۔ بمبئی سے واپسی کی ریزرویشن کے لئے بھی احباب پہلے سے کوائف۔ (نام۔ عمر۔ تاریخ واپسی گاڑی نمبر ...) ارسال کریں تاکہ ان کی ریزرویشن کروائی جا سکے اور کسی کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

(خط و کتابت اس پتہ پر کریں)

ALHAQ BUILDING
17, Y.M.C.A. ROAD
BOMBAY.
P.N. 400008

صدر جماعت احمدیہ بمبئی

عبادت گاہوں کی اصل زینت ان میں عبادت کرنے والے لوگ ہوتے ہیں

اکٹھے ہو کر عبادت کرنے سے اجتماعی برکت کی طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سان فرانسسکو کی جماعت سے میں بہت خوش ہوں۔ مسجد میں تقویٰ کی زینت لے کر آئیں اور خیال رکھیں کہ خدا ناراض نہ ہو جائے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کو سان فرانسسکو (امریکہ) میں فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

حضور انور نے فرمایا:۔
جماعت احمدیہ سان فرانسسکو کے لئے یہ مبارک اور تاریخی دن ہے کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد جماعت کو مشن جیسا ہوا اور آج خدا کے فضل سے رسمی طور پر اس کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ سان فرانسسکو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور عملاً ایک جماعت نہیں بلکہ تین جماعتوں میں منقسم ہے بلکہ غالباً ایک چھوٹی جماعت بھی اس کے ساتھ منسلک ہو چکی ہے اس لئے ہماری ضرورت یہ تھی کہ یہ مشن کم و بیش ان جماعتوں سے برابر فاصلے پر ہو اور اس کا رقبہ اتنا زیادہ ہو کہ آئندہ کی ضروریات کو پورا کر سکے۔

فرمایا۔ میرا رجحان ہمیشہ یہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی جگہ لی جائے جماعت کی وقتی تعداد سے بہت زیادہ کشادہ جگہ لی جائے کیونکہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ یہ سلوک چلا آ رہا ہے کہ جیسے اور وسیع حوصلے کے ساتھ جو جگہ بنائی جاتی ہے خدا تعالیٰ جلد جماعت کو وسیع کر کے اس جگہ کو بھر دیتا ہے اس کا راز اخلاص اور تقویٰ ہے۔ اگر خدا کی خاطر کوئی جگہ لی جائے اور اس کے نام کی سربلندی کی خاطر کوئی مرکز بنایا جائے تو خدا اس جذبے کو قبول فرماتا ہے اور خود ہی اپنے گھر کی رونق کا سامان مہیا فرماتا ہے لیکن یہ رونق ایک لحاظ سے اس جگہ آنے والے نمازیوں پر بھی منحصر ہے لیکن جہاں تک اس جذبہ کی قبولیت کا تعلق ہے وہ خدا کی طرف سے قبول ہونے کے بعد نرا اور نہل کی صورت میں ایمان رکھنے

والوں پر برستا ہے۔ فرمایا اس مضمون کو قرآن نے یوں بیان فرمایا ہے کہ عبادت گاہوں کی زینت تم نے بخشنی ہے اگر ان کی زینت ظاہری ہے تو تم ان کی زینت سے حصہ نہیں لو گے

فرمایا یہ ایک حیرت انگیز اعلان ہے جس کی طرف بار بار جماعت کو توجہ دلانا ضروری ہے اس لئے مساجد اور مشنز کے افتتاح کے موقعہ پر میرا دھیان اس آیت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے

حضور انور نے فرمایا آج جو دنیا میں بڑی بڑی دولتمند حکومتیں ہیں ان میں بعض مسلم حکومتیں بھی شامل ہیں۔ ان کی دولت سے جماعت کے اموال کی کچھ بھی نسبت نہیں۔ ان کا زور فلک بوس عمارتوں کی تعمیر پر ہوتا ہے جو فن تعمیر کی نمونہ ہوں مگر ان کی یہ کوشش قرآن کی اس آیت کے مفہوم سے متصادم ہیں قرآن نے کہیں یہ ذکر نہیں کیا کہ عبادت گاہیں اپنی ظاہری شان و شوکت کے ذریعہ ایمان والوں کو زینت بخش سکتی ہیں۔ ہاں یہ فرمایا کہ عبادت گاہ کو ایمان لانے والا زینت بخشتا ہے دین حق میں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی روح کو بیان فرما دیا گیا ہے اس لحاظ سے حکومتوں کی دولت سے تعمیر ہونے والی عظیم الشان عبادت گاہیں اور ان کے نمازیوں کی حالت پر غور کرتے ہوئے اس مسجد نبوی کا تصور باندھیں جو کچی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی اور بارش جس کے صحن کو کیچڑ میں بدل دیا کرتی تھی۔ مگر اس کی زینت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تقویٰ سے مزین

پاکباز وجود تھے اس مسجد کی زینت کو ان مساجد سے بھلا کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

فرمایا۔ یہی حال دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کا ہے۔ ایک دنیادار کی نظر تو عمارت کے ظاہر پر پڑتی ہے لیکن خدا کی نظر ان دلوں پر پڑتی ہے جو ان میں اس کی عبادت کے لئے آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ سان فرانسسکو کو مبارکباد کے ساتھ یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس مشن ہاؤس کو اپنے وجود کی زینت کا تقویٰ بخشیں اور خدا کی خاطر یہاں آیا کریں اور یاد رکھیں کہ جب نیک لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو ان کی نیکی کی اجتماعی قوت سے غیر معمولی روحانی قوت پیدا ہوتی ہے ایسے لوگوں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ نجات یافتہ اور بابرکت لوگ ہیں اور ذکر الٰہی کی خاطر جمع ہونے والے ان بابرکت لوگوں کی برکت سے ان کے ساتھی بھی حصہ پاتے ہیں۔

فرمایا۔ خدا کے بندے جب خدا کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں اجتماعی منصوبے بناتے ہیں یا ذکر الٰہی کرتے ہیں تو ان کے اندر اجتماعی برکت کی کچھ طاقتیں پیدا ہوتی ہیں اور ان کا ماحول ان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ بہترین امت کے مصداق وجود بن جاتے ہیں پس اس مشن میں آپ کا اکٹھا ہونا ایک تو آپ کے لئے برکت کا موجب ہوگا اور دوسرا اس سے جماعت کے اندر ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی پیدا ہو گی یہ فرضی

بات نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے اور ہم نے ان برکتوں کا مشاہدہ کیا ہے اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ کے یہاں اکٹھے ہونے کی برکت سے آپ کے ہمسایوں اور ماحول کو بھی اثر ملنا چاہیئے۔ اس ضمن میں کینیڈا اور امریکہ کی دوسری جماعتوں نے عملی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ بعض وقت تھوڑوں کے فیض سے بڑی تعداد کے لوگ فیض پایا کرتے ہیں چنانچہ اس امر کا اظہار خود ان علاقوں کے گورنرز، منسٹرز ممبران پارلیمنٹ نے صد سالہ جوبلی کی تقاریب میں اپنے پیغامات میں کیا کہ یہ جماعت تھوڑی تو ہے لیکن غیر معمولی صلاحیتوں سے مزین ہے اور ہماری نظر اس پر تحسین کے ساتھ پڑ رہی ہے اور ان کی وجہ سے ہماری سوسائٹی کو بہت سے فوائد پہنچ رہے ہیں۔ آپ کا بھی یہ عذر کافی نہیں کہ ہم تو بہت تھوڑے ہیں۔ اور اس سوسائٹی پر کیا اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کی محبت سے خدائی وجود بننے والے اخلاق حسنہ سے متصف لوگ یقیناً بااثر وجود ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد کی کمی ان کے رسوخ کی راہ میں حائل نہیں ہوا کرتی۔

حضور انور نے تفصیل سے عمائدین کینیڈا کے جماعت کے بارے میں نیک جذبات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایک چھوٹی سی جماعت کے متعلق ان کا اعتراف جہاں ان کے اعلیٰ ظرف کو داد تحسین دیتا ہے وہاں جماعت کے حسن خلق کے متعلق بھی عظیم الشان شہادت ہے

حضور انور نے اہل فرانسسکو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ مسجد میں تقویٰ کی زینت لے کر آئیں اور ہر آن اس بات کا خیال رکھیں کہ میری کسی بات پر خدا ناراض نہ ہو جائے اور میں اس کی محبت سے محروم نہ رہ جاؤں

فرمایا جہاں تک میرا اس جماعت سے رابطہ ہوا ہے۔ میں خوشی سے اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نزدیک خدا نے آپ کی جماعت کو تقویٰ کی بنیادی صفت سے مزین فرمایا ہوا ہے اور میں نے بڑے نیک لوگ آپ میں دیکھے ہیں گو کہ آپ کی جماعت ابھی نہ تو منظم ہے اور نہ ہی اجتماعی کوششوں میں ابھی ایسا نقشہ ابھرا ہے جو قابل ذکر ہو لیکن اس کے باوجود آپ کا خمیر اچھا ہے حتیٰ کہ بعض احباب کی غیر از جماعت بیویوں ...

بڑی سعادت مندی کا اظہار کرتے ہوئے یہ شکوہ کیا کہ جماعت کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ہمارے بچے بار بار حاضر ہو کر دینی اخلاق و آدابِ حسنہ سیکھ سکیں۔ یہ احساس بڑا ہی پسندیدہ احساس ہے۔ پس میں نے جس نظر سے آپ کو دیکھا ہے میں اطمینان کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ گو ہر قابل آپ کے اندر موجود ہے۔

فرمایا اس کے علاوہ میں نے تقویٰ کی ایک یہ علامت بھی پائی ہے کہ دکھاوا نہیں ہے چنانچہ اسی بدرشت نظر آنے والی عمارت کو ایک خوبصورت مشن ہاؤس میں تبدیل کرنے کے لئے بعض لوگوں نے بغیر ریاکاری کے نہایت خاموشی سے دن رات یہاں خدمتیں کی ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے مقامی جماعت کے صدر مکرم محمد فیروز صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ باوجود اس کام میں مرکزی کردار ادا کرنے کے وہ ملاقات کے وقت میری توجہ بار بار دوسروں کی خدمتوں کی طرف مبذول کرواکے ان کی تحسین اور دلداری کے طلبگار رہے اور یہی کیفیت دوسروں کی رہی فرمایا اور یہی تقویٰ کی روح ہے پس میں کیسے یہاں سے غیر مطمئن ہو کر جا سکتا ہوں جبکہ میں نے اپنی آنکھوں سے آپ کے دلوں میں تقویٰ کی علامتیں دیکھی ہیں خدا نے تو آپ کو وہ دولت عطا فرمائی ہے جو عظیم الشان کام سر انجام دے سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں صرف نظام اور اجتماعیت کی کمی ہے جس کا ایک حصہ تو آج اس مشن ہاؤس کی صورت میں پورا ہو گیا ہے آپ اپنی اجتماعی زندگی کا محور بنا سکتے ہیں اور میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ خدا کے اس احسان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اس کو خوب رونق بخشیں خدا کے فضل سے آپ کی جماعت میں تمام بنیادی صلاحیتیں موجود ہیں کہ آپ ایک عظیم جماعت کے طور پر یہاں ابھریں اور اردگرد کے ماحول پر ایک نیک اثر قائم کریں اور میں توقع رکھتا ہوں کہ خدا جب پھر مجھے یہاں دوبارہ آنے کی توفیق عطا فرمائے [illegible] ایسی روحانی پاکیزہ تبدیلیاں [illegible] کہ حضور اپنی روح کو پہلے سے زیادہ جھکتا ہوا پائے اور سجدہ ریز ہوتے ہوتے یہاں سے رخصت ہوں۔

حضور انور نے اس موقعہ پر اجتماعیت کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے یاد رکھیں اس میں انسان کی زندگی ہے فرد کی اکیلی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں قطرے اکٹھے ہو کر ہی دریا بنا کرتے ہیں ورنہ یہاں ہر طرف ایسی خشک زمینیں پھیلی پڑی ہیں جو قطروں کو جذب کر کے ان کی خدا داد تاثیروں کو شائع نہیں ہونے دیں گی اس لئے آپ نظام جماعت سے وابستہ رہیں اور اپنی خدمتیں پیش کرتے [illegible] کے نتیجہ میں [illegible] محسوس کریں یہ ابراہیمی روح ہے اس روح کے نتیجے میں خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے قیامت تک کی برکتوں کے وعدے کئے تھے اور یہی وہ ابراہیمی روح تھی جس کے نتیجہ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؑ کی ذریت میں پیدا کیا گیا ہے۔ پس آپ کے اوپر ابراہیمی ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے کی حیثیت سے یہ غیر معمولی حسین اور پیاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ بھی خدا کے حضور یہی سلوک کی راہ اختیار کریں اور اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ اے خدا! جماعتی ذمہ داریوں پر ہمارے دل میلے نہ ہونے دینا اور ہمارے دل میں یہ جذبے اور تمنا جاری رکھنا کہ ہم جب ایک کام کر لیں تو دوسری مصروفیت کے لئے دل میں تمنا پیدا کریں۔ اور تیری خدمت میں ہمیں زیادہ خوشی محسوس ہو اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور خدا کرے کہ یہ جماعت جلد جلد بڑھے اور ستاروں کی طرح نظام جماعت سے منسلک ہو جائے۔

ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار کے چچا محمد ابراہیم صاحب اور دوسرے چچا محمد مولا داد صاحب بہت بیمار ہیں ان دونوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد نعیم الحق سمبل پور اڈیسہ

ہبلی میں مجلس مذاکرہ!

حضرت [illegible] صدر جماعت احمدیہ ہبلی تحریر فرماتے ہیں کہ ہبلی میں جب صد سالہ جشن تشکر مقامی جماعت نے منایا تو شہر کے مختلف حلقوں میں خوب چرچا ہوا تو پندرہ افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں ایک حافظ قرآن اور مسجد کے پیش امام بھی تھے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ہمارے مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔ مختلف کتابوں کی ایک گٹھری ان کے پاس تھی سب کے سب سنجیدہ اور شریف الطبع دکھائی دیتے تھے اور یہ سب عزیز مبشر احمد صاحب منڈا مگر [illegible] واقف کار اور انہی کے ایماء پر ان کے ساتھ آئے ایک رسالہ "استقامت" کھول کر بیٹھ گئے جس میں جماعت احمدیہ پر ایسے اعتراضات شائع ہوئے تھے جن کے بارہا جوابات احمدیہ لٹریچر میں دئے گئے ہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے مقامی مبلغ مکرم مولوی محمد نذیر صاحب بمعہ خاکسار اور عزیزم مکرم محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ اور ایک مرکز کے احمدی دوست مکرم محمد صاحب ڈرائیور بھی موجود تھے۔

ان سب کو بتایا گیا کہ ہمارا آپ سے اختلاف صرف وفات و حیاتِ مسیح کا ہے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمیں آپ نیک جذبہ کے تحت مسلمان بنانے آئے ہیں حالانکہ ہم مسلمان ہیں اور کلمہ نماز حج زکوٰۃ اور روزہ اسلام کے بنیادی ارکان اسلام پر ایمان رکھتے ہیں باقی رہا وفات و حیات مسیح کا مسئلہ اس پر تبادلہ خیالات کے لئے آپ اپنے علماء کو آمادہ کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیس آیات سے وفات مسیح ثابت کر دی ہے اور حدیث نبوی میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس سال عمر بتائی گئی ہے۔

ہم اس یقین اور ایمان سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں کہ اس کا لاکھواں حصہ بھی غیر احمدی علماء یقین نہیں کرتے باقی بحث تو ذرا آگے کے ہر پاکبازی پر مخالفین نے اچھالا ہے ابن مریم مسیح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود جو حدیث نبوی کے مطابق مہدی بھی ہیں۔ لا المھدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ) آپ پر یا آپ کی جماعت پر کیچڑ اچھالنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جب ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ یہ تو مسلمان ہیں تو اپنے علماء کی تضاد بیانی پر حیران ہوئے۔ ان کو احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا جو انہوں نے خوشی سے قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ملفوظات پڑھ کر سنائے اور ان کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا تو وہ بہت متاثر ہوئے اور اپنی غلط فہمی کو دور کرنے کے بعد بڑے پرامن ماحول میں دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے رخصت ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اعلانِ نکاح

مکرم محمد رحمت اللہ حسین صاحب ابن مکرم محمد سراج الدین صاحب آف یادگیر کا نکاح عزیزہ شاہین صاحبہ بنت انتھونی پلے آف بمبئی کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپے خاکسار نے الحق بلڈنگ بمبئی میں پڑھایا واضح رہے کہ عزیزہ شاہین صاحبہ عرصہ دو سال سے عیسائیت کو چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکی ہیں اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے جملہ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار:- تنویر احمد خادم مبلغ سلسلہ مقیم بمبئی)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ [illegible] کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "محمد نصیر الحق" تجویز فرمایا ہے خاکسار نے بچہ کی پیدائش سے قبل ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] "وقفِ نو" میں وقف کر دیا تھا۔ بچہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیک صالح خادم دین [illegible]

اسلام آباد لندن میں تقریباً تیرہ ہزار شمع محمدی کے پروانوں کا اجتماع

مختلف ممالک کے سرکاری وفود کی شمولیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے معرکۃ الآراء خطابات

از مکرم مولوی حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل اسلام آباد لندن

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ امسال یو کے کے جلسہ سالانہ میں تقریباً تیرہ ہزار افراد نے شمولیت فرمائی جو یو کے کی تاریخ میں ایسا اجتماع پہلی دفعہ ہوا ہے۔ حضور پرنور جلسہ سالانہ کی تیاریوں کی نگرانی کے لئے چند روز قبل ہی اسلام آباد پہنچ چکے تھے اس قدر عظیم الشان انتظامات تھے کہ لندن جیسے مہنگے علاقہ میں ان اخراجات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اسلام آباد میں پہلے جلسوں کی نسبت اس دفعہ بہت وسیع و عریض جلسہ گاہیں تعمیر کی گئیں تھیں لیکن افراد کی زیادہ شمولیت کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کی جلسہ گاہیں کم ہو گئیں۔

جلسہ گاہ کے قریب کاروں کا انتظام تھا جو کم و بیش ایک ہزار سے زیادہ تھیں ان کی قطاریں دیکھ کر ایک حیرت سی ہوتی تھی۔ اس جلسہ میں لنڈن کے تین علاقوں کے میئرس نے شمولیت کی اور کینیڈا کے تین ممبر آف پارلیمنٹ۔ نائیجیریا کے ممبر آف پارلیمنٹ نے سرکاری طور پر اور اسی طرح پندرہ ممالک بشمول ہندوستان کے ہائی کمشنر اور نمائندگان کے وفود نے شرکت کی اور حضور کی خدمت اقدس میں صد سالہ جشن تشکر کی مبارکباد پیش کی اور اپنے اپنے ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون پیش کرنے کی درخواست کی۔ اس جلسہ کی خصوصیت اس سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ جلسہ کے دوسرے دن تینوں میئرس نے تقاریر کیں جبکہ آخری روز کے آخری اجلاس میں پندرہ نمائندگان نے جماعت احمدیہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے تقاریر کے دوران انہیں حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنے کا موقع ملا۔ نیز ہر نمائندہ حضور سے مصافحہ کرتا اور حضور ازراہ شفقت مصافحہ کا موقع عطا فرماتے حضور پرنور تیسرے روز کے آخری اجلاس میں نائیجیریا کا قومی لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضور نے افریقن ممالک کی بہت ہی تعریف فرمائی۔ حضور نے ہر روز پاکستان میں ہو رہے مظالم کا ذکر اور خدا تعالیٰ کے ہونے والے افضال کا ذکر کیا۔ نیز فرمایا کہ اس صدی کا پہلا تحفہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے افریقہ کے مالی علاقہ میں تیرہ ہزار سے زیادہ بیعتیں ہوئی تھیں اب مزید اطلاع ملی ہے کہ وہ ۵۷ گاؤں میں پہلے بیعت فارم ختم ہو چکے ہیں۔ بلکہ تیس ہزار سے زائد افراد بنتے ہیں۔ سیرالیون ملک نے جشن تشکر کی خصوصی ٹکٹ شائع کی ہے نیز حضور نے فرمایا کہ میرے دورے کے وقت اس قدر اللہ تعالیٰ کے افضال نازل ہوئے ہیں کہ بعض ممالک میں صدر مملکت کے خصوصی دستے میری کار کے آگے پیچھے سات سات کاروں اور موٹر سائیکلوں میں میرے ساتھ رہے بلکہ ایک مقام پر تیز بارشیں ہوئی تو میں نے موٹر سائیکل سواروں کو کہا کہ آپ رک جائیں کہیں بیمار نہ ہو جائیں لیکن انہوں نے کہا نہیں ہم خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ باڈی گارڈ کے طور پر چل رہے ہیں۔ اس جلسہ کے موقع پر حضور پرنور نے انٹرنیشنل نمائش کا افتتاح اسلام آباد میں کیا جس نمائش کے جملہ انتظامات محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل الاشاعت کے ذمہ تھے ۱۴ صد افراد تو صرف جرمنی سے حاضر ہوئے تھے۔ جبکہ دو ہزار افراد پاکستان سے لندن پہنچے تھے۔ افریقہ۔ امریکہ اور نیوزی لینڈ۔ ماریشس۔ فجی۔ انڈونیشیا۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان وغیرہ سے سعید روحیں امام وقت کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہوئیں اس موقع پر حیدر آباد کے خلیل احمد صاحب جنیدی دو انگریزوں کے ہمراہ مورخہ ۱۳ اگست بعد نماز مغرب و عشاء بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے حضور پرنور نے اپنے خطابات میں لنڈن کی جماعت کے افراد کی بے لوث خدمات کی تعریف کی ۱۴ ر ۱۵ ر اگست کو انٹرنیشنل مجلس شوریٰ ہوئی جس میں عالمی منصوبوں پر جو تبلیغی مالی اور تربیتی امور پر مشتمل تھے غور و خوض کیا گیا ہندوستان کی طرف سے مجلس شوریٰ میں محترم سید تنویر احمد صاحب مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مکرم محمد شفیع اللہ صاحب، صدر جماعت بنگلور اور خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اس جلسہ میں حضور پرنور نے لجنات و ناصرات کو اپنے اپنے جلسوں میں اسلامی نعرے لگانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور لجنات نے پرجوش نعرے لگا کر اپنے ولولوں کا اظہار فرمایا۔

○

درخواست ہائے دعا

مکرم رفیق احمد صاحب طارق مبلغ کوکنور لکھتے ہیں۔

● ـ مکرم عبد النبی صاحب بیٹیوں کے مناسب رشتے ملنے کے لئے اور دیگر مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز تمام بچوں اور بچیوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔

● ـ خاکسار کی والدہ صاحبہ کو کچھ عرصہ سے لو بلڈ پریشر کی تکلیف اعصابی کمزوری کے ساتھ چل رہا ہے

● ـ خاکسار کو کافی عرصہ سے پیٹ میں تکلیف ہے اور یہاں پر آکر کچھ زیادہ ہی خراب تر ہوتی جا رہی ہے۔ درخواست دعا ہے۔

● ـ محترمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم حیدر آباد سے ۲۰/ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے پورے خاندان کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

● ـ مکرم غلام عظیم صاحب موسیٰ بنی مائنز سے ۱۰/ روپے اعانت بدر کے لئے بھجواتے ہوئے اپنی اہلیہ کی صحت کاملہ اور بچوں کے نیک صالح ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● ـ سید رسول نیاز داڑنگل (حیدر آباد) سے اطلاع کرواتے ہیں کہ ان کی انگلی کا آپریشن عنقریب ہونے والا ہے آپریشن کی کامیابی اور جلد صحت یاب ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

● ـ مکرم امجد لطیف صاحب سے پور سے ۱۰/ روپیہ اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے اپنے جاری کردہ سکول کی نمایاں ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں

● ـ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب جمدرک سے اپنی والدہ محترمہ کی شفا یابی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

شذرات

پاکستانی حکمران نوے ۹۰ کے عدد کی زد میں

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پہلے آدمی ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب و توہین کو سنہ ۱۹۷۴ء میں ملکی قانون کا حصہ بنایا تھا وہ اپنے دورِ اقتدار میں نعرہ لگایا کرتے تھے کہ "میں نے احمدیوں کا نوے سالہ مسئلہ حل کیا" اس نوے کے عدد نے انہیں ایسا پکڑا کہ نوے منٹ میں ان کی حکومت ختم ہوئی۔ نوے ہی الزام ان پر لگائے گئے۔ اور نوے ہی لیڈر ان کے پکڑے گئے۔ اور ضیاء الحق نے نوے دن میں الیکشن کرانے کا جھوٹا وعدہ کر کے ان کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا۔ حالانکہ سنہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کی تاسیس پر نوے سال گذرے بھی نہ تھے۔ سنہ ۱۹۷۹ء میں جب نوے سال پورے ہوئے تو ان کا اپنا فیصلہ ہو گیا اور عالمی سطح پر رحم کی اپیلوں کے باوجود ضیاء الحق نے نہایت بے دردی سے انہیں تختۂ دار پر لٹکا دیا۔ اس کے بعد ضیاء الحق نے ۹۰ دن میں الیکشن کرانے کو ملکی قانون میں شامل کر لیا۔ اور مسٹر بھٹو کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے بعد پھر نوے دن میں الیکشن کرانے کا جھوٹا وعدہ کیا کیونکہ یہ وعدہ بھی پہلے کی طرح ایفاء نہ ہوا اس کی یہ وضاحت کی گئی کہ نوے دن کے اندر آئندہ الیکشن کی تاریخ کا اعلان ہونا چاہیئے۔ اس میں الٰہی تصرف ملاحظہ ہو کہ تاریخ الیکشن ۱۶ نومبر سے ٹھیک نوے دن قبل چیلنج مباہلہ کے سامنے ہوا اور حادثہ کے شکار ہو گئے۔ اب عمداً پاکستان کے حکمران تو نوے کے عدد سے تائب ہو چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ سنہ ۱۹۹۰ء میں احمدیت کی تائید میں کوئی اور بڑا نشان ظاہر فرمائے ؏

محو حیرت ہوں زمانہ کیا سے کیا ہو جائیگا

(ایڈیٹر)

جنرل ضیاء الحق کے انجام کے متعلق روزنامہ جنگ لاہور کا حقیقت افروز اقتباس

"پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آج تک وہ اقتدار کی کرسی سے محروم رہے۔ پھر جناب ایوب خاں نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دور میں اسی مسئلہ کا سہارا لینا چاہا۔ انہوں نے اپنے بارہ میں مرزائیت سے بریت کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان امیر محمد خاں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا مگر یہ ان کے متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا۔ بلکہ رسوا ہو کر اقتدار سے علیحدہ ہوئے۔ پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کے لئے اپنی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا۔ اور ایسا وار کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر ڈالا۔ بھٹو کا خیال تھا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے بعد اب انہوں نے پاکستانی عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ اور اب وہ تاحیات پاکستان کے وزیر اعظم رہیں گے۔ لیکن ان کا یہ خیال شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے مرزائیت سے بریت کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا ہے۔ لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے۔ کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا یا پھر وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ کون سے عوامل یا غیبی طاقت کار فرما ہے۔ وہ پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۸۳ء)

جنرل ضیاء الحق اور ۱۷ اگست

۱۷ اگست سنہ ۱۹۸۸ء کو جنرل ضیاء الحق مع اپنے چنیدہ قابل جرنیلوں کے عبرت ناک طور پر ہلاک ہوا۔ اور امسال ۱۷ اگست کو تین بج کر آٹھ منٹ پر ان کی ذریت نے ان کی برسی منائی ہے۔ اس کے ساتھ کچھ اور یادیں بھی وابستہ ہیں۔

(۱):- ۱۷ اگست سنہ ۱۹۸۵ء کو انگلستان کے ایک شہر بیٹلے Batley میں احمدیوں کا ایک جلسہ ہونے والا تھا علماء سوء کی انگیخت پر وہاں کے مسلمانوں نے احمدیوں پر حملہ کیا۔ بہت سے احباب کو زخمی کیا مکرم ڈاکٹر حاند اللہ خاں کو اتنا مارا کہ وہ تقریباً بیہوش ہو گئے ان کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کو موت کے منہ سے نجات دی۔

(۲):- ۱۷ اگست سنہ ۱۹۸۶ء کو صوبہ سرحد کے شہر مردان میں عید الاضحی کے موقعہ پر جب کہ سب احمدی مرد و زن اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز تھے۔ ملاّؤں کی انگیخت پر کہ احمدیوں نے نماز عید کے بلاوے پر اذان دی ہے۔ حالانکہ عید کے دن نماز کے لئے ہوتی ہی نہیں ہے۔ پولیس والے تمام احمدی مردوں کو جن کی تعداد اسّی کے قریب تھی جن میں کم سن بچے بھی شامل تھے مسجد احمدیہ سے گرفتار کر کے تھانہ لے گئے۔ اور رات گیارہ بجے تک قید رکھا۔ اور اس اثناء میں پولیس کی زیر نگرانی مسجد احمدیہ کو مسمار کرنا شروع کیا۔ اور چار بجے بعد دوپہر یہ بدقسمت لوگ مسجد کو مسمار کر کے فارغ ہو گئے۔ جماعت کو قربانی کرنے کی بھی اجازت نہ دی۔ یہ تمام کارروائی صدر پاکستان ضیاء الحق کے آرڈر کے باعث ہوئی۔ اور جنرل صاحب نے ان واقعات کو سن کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ یہ عجیب الٰہی تصرف ہے کہ بیٹلے کا واقعہ بھی ۱۷ اگست ۸۵ء بعد دوپہر چار بجے کے قریب ہوا اور ۱۷ اگست ۸۶ء کو مسجد مردان کی مسماری کی گئی اور ۱۷ اگست سنہ ۸۸ء کی تباہی بھی ضیاء الحق کی باجماعت طور پر ۵:۳ پر ہوئی اور امسال اسی وقت ان کی برسی بھی منائی گئی۔

(ماخوذ از مکتوب مکرم عبدالسلام خاں صاحب پشاور)

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی عظمت کو سلام!

زندہ دلوں صبر آزما روشن خیالوں کو سلام ★ احمدیت کی شجاعت کے جیالوں کو سلام

چھو رہی ہیں پھر چلیں ظلم و ستم کی آندھیاں ★ احمدیت کے بہادر جاں نثاروں کو سلام

چند سکندر کے شہید نوجوانوں کو سلام ★ گھر سے جو بے گھر ہوئے ان خستہ حالوں کو سلام

ہو گئے ظلم و ستم کے جو حوادث کا شکار ★ اُن سے آگے جھک گئے اُس بڑے گھرانوں کو سلام

جنگ سکندر رو رہا کہ نئے جلائے ہیں جو گھر ★ بن چکے کھنڈر نشاں ہیں جو اُن مکانوں کو سلام

ظلم کی زد میں آگئے ہیں ہمارے احمدی ★ تاجروں، صنعت کشوں، بے بس کسانوں کو سلام

زخمیوں کو بے بسوں کو ناتوانوں کو سلام ★ جو دفاع میں لٹ گئے ان سخت جانوں کو سلام

آزمائش ہی تو مومن کیلئے ہے امتحاں ★ جو رہے ثابت قدم ان کے ایمانوں کو سلام

صادق دل ہیں دیدۂ محبت پر رہے جو گامزن ★ بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور نوجوانوں کو سلام

ہر جگہ ہمدرد بھی ہوتے ہیں اور غمخوار بھی ★ مونس و غمخوار بھائیوں ہم خیالوں کو سلام

منہ کی پھونکوں سے بُجھایا جائیگا نہ یہ چراغ

شمع سے روشن مبشر ان اجالوں کو سلام

طالب دعا:- چوہدری محمود احمد مبشر درویش قادیان

قسط نمبر (۷)

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

مُباہلہ کی حقیقت

قرآن و سُنّت کی روشنی میں

اسی طرح آنحضرت کی اطاعت میں تابعی اور ظلی نبوت کی تصدیق شارحین احادیث اور علمائے اُمت محمدیہ نے بھی کی ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کے مشہور شارح علامہ نووی حدیث لا نبی بعدی کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:۔

"قولِ رسول لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کا بھی اس پر اجماع ہے کہ اب کوئی نبی ہمارے نبی کے بعد نہیں ہو سکتا اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ابدی ہے۔

لیکن یہ استدلال فاسد ہے کیونکہ نزولِ عیسیٰ شریعِ جدید کے ساتھ نہ ہوگا۔ شرع محمدی کے ساتھ ہوگا۔ لہذا پھر نزولِ عیسیٰ میں شرعی اعتبار سے کوئی قباحت نہیں رہ جائے گی"

(نووی شرح مسلم جلد دوم ص۲۳۰)

اسی طرح امام ابنِ حزم نے کتاب الفصل میں آیت خاتم النبین کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (امام مہدی) اُمتِ محمدیہ میں بوقت نزول نبی اللہ ہوں گے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:۔

"اور یہ لوگ حق تعالےٰ کا ارشاد وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" سننے کے بعد ایسی باتیں کرتے ہیں۔ پس کوئی مسلمان اس بات کو جائز رکھے گا کہ آپ کے بعد کسی نبی کا وجود ثابت کرے۔ ہاں جس کو آنحضرت نے آثار مسندہ ثابتہ میں خود ہی مستثنیٰ فرمایا ہے یعنی عیسیٰ بن مریم کا آخری زمانہ میں نازل ہونا۔ وہ البتہ اس سے مستثنیٰ ہیں"

(کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد ۱ ص۷۷ بحوالہ حیات عیسیٰ علیہ السلام مصنفہ مولانا محمد مہرالدین شائع کردہ دار التبلیغ اہل سنت ۲۸۔ اردو بازار لاہور)

اسی طرح علامہ زرقانی مالکی "شرح مواہب قسطلانی" میں فرماتے ہیں:۔

(عربی سے ترجمہ)

"یعنی جب کہ عیسیٰ بن مریم اُتریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق حکم صادر فرمائیں گے۔ بوجہ الہام یا اطلاع و فیوض نبویہ علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے یا جیسا کہ منظورِ خدا ہوگا کتاب و سنت سے استخراج فرمائیں گے۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام تو اُمتِ محمدیہ میں ایک خلیفہ ہوں گے مگر وہ رسول اور نبی ہوں گے جیسا کہ پہلے نبی اور رسول تھے جس نے اعتقاد کیا ہے کہ وہ اس وقت نبی اور رسول نہیں ہوں گے غلطی پر ہے"

(بحوالہ حیات عیسیٰ علیہ السلام)

اسی طرح حدیث "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" کی تشریح میں خود حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ نصف دین حضرت عائشہؓ سے سیکھو اور اس لحاظ سے جن کا قول سب سے بڑھ کر سند کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے) فرماتی ہیں:۔

"قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ"

(درمنثور جلد ۵ ص۲۰۴)

یعنی اے لوگو! یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اسی قول کو سند لیتے ہوئے شیخ الاسلام حضرت ابن قتیبہؒ فرماتے ہیں:۔ (عربی سے ترجمہ)

"(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ حضورؐ کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کر دینے والا ہو"

(تاویل الاحادیث ص۲۳۶)

نہ صرف یہ بلکہ بہت سے علمائے اُمتِ محمدیہ نے واضح طور پر اُمت محمدیہ میں نازل ہونے والے عیسیٰ علیہ السلام (امام مہدی علیہ السلام) کو بوقت نزول نبی اللہ نہ ماننے والوں کو کافر اور بے دین کہا ہے ....

...... جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اس ضمن میں کسی معترض کے اعتراضات کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(عربی سے ترجمہ)

"پھر اس مدعی سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس حدیث کے ظاہر کو لیتے ہو۔ اور جو مطلب ہم نے اس کا کیا ہے اس پر محمول نہیں کرتے ہو؟ تو اس صورت میں تجھے دو میں سے ایک صورت لازم آئے گی یا یہ کہ نزول عیسیٰؑ کی نفی کرے یا بوقت نزول ان سے نبوت کی نفی کرے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں"

(رسالہ الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام بحوالہ الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ ص۱۶۶)

اسی طرح علامہ سید محمود آلوسیؒ بھی اپنی تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:۔ (عربی سے ترجمہ)

"اور اس (ختم نبوت) میں رخنہ انداز نہیں وہ عقیدہ جس پر اُمت کا اجماع ہے جس میں احادیث مشہورہ ہیں جو شاید تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں جس پر کتاب اللہ ناطق ہے۔ جس پر ایمان لانا واجب ہے اور جس کے منکر کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ میری مراد آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے عقیدہ سے ہے اس لئے کہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالم وجود میں زیورِ نبوت سے آراستہ ہونے سے پہلے ہی نبی تھے۔"

اسی طرح علامہ سفارینی بھی "لوامع انوار البھیہ" میں فرماتے ہیں:۔

"رہا اجماع تو اُمت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ نازل ہوں گے اور جو لوگ شریعت محمدیہ پر ایمان رکھتے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کے خلاف نہیں کہا۔ اس کا انکار صرف فلاسفہ اور بد دینوں نے کیا ہے جن کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں اور اُمت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ وہ نازل ہو کر شریعت کے مطابق عمل کریں گے۔ اگرچہ نبوت ان کے ساتھ قائم ہوگی اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے"

(لوامع انوار البھیہ جلد ۲ ص۹۴)

اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب علمائے سلف کے اقوال کی بنا پر اپنی کتاب "حجج الکرامہ" میں لکھتے ہیں:۔ (عربی سے ترجمہ)

"جو کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے

کہ حضرت مسیح نبوت سے علیحدہ ہو کر آئیں گے وہ کھلا کافر ہے جیسا کہ امام سیوطی ؒ نے تصریح کی ہے۔" (حجج الکرامہ صفحہ ٤٣١)

اسی طرح اہل سنت کے مشہور عالم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی اپنے ایک فتویٰ میں لکھا ہے کہ:۔ "جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرے وہ کافر ہے یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا۔ ان کے نبی اور رسول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا۔" (رجسٹر فتاویٰ الف صفحہ ٩)

پس مندرجہ بالا تمام بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہے کہ آخری شریعت کاملہ (قرآن کریم) کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ظل اور بروز کامل کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ کہ قرآن کریم ہی کے مطابق جس مامور کی خبر قرآن کریم میں دی گئی ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کا انکار کفر (جس کی بحث گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہے) حتیٰ کہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ احادیث میں واضح طور پر امت محمدیہ میں نازل ہونے والے امام مہدی علیہ السلام کو "نبی اللہ" قرار دیا گیا ہے۔ اور شارحین احادیث اور علمائے سلف نے بعد از نزول اسے نبی نہ تسلیم کرنے والوں کو کافر اور بے دین گردانا ہے پس اس کے بالکل عین مطابق ہی حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے دعویٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام خبر دی ہے کہ آپ [illegible] اس زمانہ کے مامور ہیں [illegible] بنا پر آپ نے اپنے [illegible] واضح فرمایا کہ [illegible] کی نسبت قرآن کریم [illegible] احادیث میں پیشگوئیاں درج ہیں اس لئے جو آپ کا منکر ہے وہ گویا خدا اور اس کے رسول کا منکر ہے۔

بناء پر آپ نے اپنے ان مخالفین (مکذبین ومکفرین اور معاندین) کو (جو نہ صرف یہ کہ آپ کے دعاوی کی صداقت کا اقرار نہیں کر رہے تھے بلکہ قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کو بالائے طاق رکھ کر آپ کو کافر ملحد دجال اور کاذب قرار دے رہے تھے۔ (جو بمطابق احادیث کہ "جو کسی کو بلا قرآن کریم کی نصِ صریح اور احادیث کی دلیل کے کافر قرار دیتا ہے۔ اس کا کفر اسی پر لوٹ آتا ہے" کے مورد بن رہے تھے) کو سب سے پہلے ١٨٩٢ء میں "مباہلہ کے لئے اشتہار" دیا جو آپ کی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں درج ہے جس کے لئے آپ کو باقاعدہ طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ الہام اجازت دی گئی اور جس کے اولین مخاطب میاں نذیر حسین صاحب۔ ان کے بعد مولانا شیخ محمد حسین بٹالوی اور ان کے انکار کے بعد وہ تمام مولوی تھے جو آپ کو کافر ٹھہراتے اور مسلمانوں میں سرکردہ سمجھے جاتے تھے۔ جن کے لئے آپ نے اس مباہلہ کے اشتہار میں اعلان فرمایا کہ:۔

"عرض کیا جاتا ہے کہ اب میں خدا تعالیٰ سے مامور ہو گیا ہوں کہ تا میں آپ لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں۔ اس طرح پر کہ اول آپ کو مجلس مباہلہ میں اپنے عقائد کے دلائل از روئے قرآن اور حدیث کے سناؤں۔ اگر پھر بھی آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آویں تو اسی مجلس میں مباہلہ کروں ...... اور میں ان تمام بزرگوں کو آج کی تاریخ سے جو دہم دسمبر ١٨٩٢ء ہے چار ماہ تک مہلت دیتا ہوں۔ اگر چار ماہ تک ان لوگوں نے مجھ سے بشرائط متذکرہ بالا مباہلہ نہ کیا اور نہ کافر کہنے سے باز آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کی حجت اُن پر پوری ہوگی۔ ...."

(تفصیل کے لئے دیکھیں آئینہ کمالاتِ اسلام مطبوعہ فروری ١٨٩٣ء صفحہ ٢٦١ تا ٢٧١)

اور اس اشتہار کے اختتام پر آپ نے اُن مخالفین اسلام یعنی عیسائی پادریوں، ہندوؤں، آریوں، برہمو صاحبان، سکھوں، دہریوں اور نیچریوں وغیرہ کو اشتہار دیا جو باوجود آپ کی طرف سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے واضح اور بیّن دلائل دینے کے بھی بہر صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ۔ خاکم بدہن) مفتری اور خدا تعالیٰ کی آخری شریعت یعنی قرآن کریم کو مجموعۂ افترا قرار دیتے تھے جس پر آپ نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رسالت و مرتبت اور صفتِ خاتم النبیین بیان کرتے ہوئے بڑی تحدی سے فرمایا کہ:۔

"اور مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے۔ اس کے لئے یہ خوب موقع ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امورِ غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا تو میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی تمام جائیداد غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ (جو آج کے حساب سے لاکھوں روپے بنتے ہیں۔ ناقل) کے قریب ہوگی اس کے حوالہ کروں گا۔ یا جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے۔ اسی طور سے تاوان ادا کرنے میں اس کو تسلی کر دونگا۔ میرا خدا واحد شاہد ہے کہ میں ہرگز فرق نہیں کروں گا اور اگر سزائے موت بھی ہو تو بدل وجان روا رکھتا ہوں۔ ... اگر میں جھوٹا ہوں تو بہتر ہے کہ کسی سخت سزا سے ہلاک ہو جاؤں اور اگر میں سچا ہوں تو چاہتا ہوں کہ کوئی ہلاک شدہ میرے ہاتھ سے بچ جائے۔ (یعنی روحانی ہلاکت سے بچ جائے۔ ناقل)

(تفصیل کے لئے دیکھیں "آئینہ کمالاتِ اسلام" صفحہ ٢٧٥ تا ٢٧٨) (باقی)

امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ

پہلے اخبار "بدر" کے ذریعہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ امتحان دینی نصاب بابت سال ١٣٦٨ ہش / ١٩٨٩ء کے لئے (١):- کتاب "کشتی نوح" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (٢):- "ظہور امام مہدی" مرتبہ مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ مقرر کی گئی ہے۔

اب اس امتحان کی تاریخ ٢٤ ستمبر بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔ جملہ مبلغین، معلمین کرام اور صدر صاحبان، سیکرٹریان تبلیغ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امتحان کی اہمیت سمجھا کر امیدواران کی فہرست جلد مرکز کو بھجوائیں گے۔ تاکہ اس کے مطابق پرچہ جات سوالات ان کو بھجوائے جا سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سانحۂ ارتحال

بہت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے والد ۔ ۔ مکرم محمد صلاح الدین صاحب ملک (بہاری) ۱۵/اگست کو مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۷۵ سال قادیان میں وفات پا گئے ہیں ۔

(اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

مرحوم صحابی کی اولاد اور پیدائشی احمدی تھے ۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور جماعت کے فدائی تھے ۔ والد صاحب مرحوم موضع اڑہا ضلع مونگیر (بہار) کے رہنے والے تھے ایک لمبے عرصے تک کلکتہ کی جماعت سے منسلک رہے ۔ جہاں انہیں جماعت کی مختلف رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق ملی ۔ چونکہ والد صاحب نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی تھی اس لئے مذہبی امور سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے ۔ دیارِ مسیح سے انہیں خاص عقیدت تھی ۔ چنانچہ ایک سال قبل آپ نے ہجرت کر کے قادیان میں مستقلاً سکونت اختیار کر لی تھی ۔ پیروں میں تکلیف اور صحت کے کمزور ہونے کے باوجود آپ کی کوشش ہوتی کہ پنج وقتہ نماز مسجد مبارک میں ادا کروں ۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندیٔ درجات اور جنت الفردوس میں جگہ پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ اسی طرح والدہ صاحبہ اور ہم تمام بھائی بہنوں کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(اعجاز احمد ملک قادیان)

بیرونِ ہند میں مقیم
ہندوستانی خدام کے لئے ضروری اعلان

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ارشاد کی تعمیل میں بیرونِ ہند میں مقیم ہندوستانی خدام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکز احمدیت قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نئی تعمیر شدہ عمارت "ایوانِ خدمت" کی بقیہ تکمیل اور صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل شدہ قرض کی ادائیگی کے لئے بذریعہ چندہ اور خصوصی اعانت تعاون دیں ۔

جو خادم بھائی اس سلسلہ میں ایک ہزار روپے دیں گے ان کا نام سنگ مرمر کی پلیٹ پر کندہ کرایا جائے گا اس سلسلہ میں بھجوائی جانے والی رقوم دفتر محاسب قادیان میں مد تعمیر "ایوان خدمت" میں ادا فرمائیں جزاکم اللہ تعالیٰ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بدر کی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

خُدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درِّثمین)

AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004
PHONE NO - 76360 - 74350
آٹو ونگس

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون: ۶۲۹۹۴۴۳

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ ۔ مارکیٹ کٹک (اڑیسہ)

ایس اللہ بکاف عبدہٗ
پیش کردہ:- بانکے پولیمرز کلکتہ ۔ ۴۶
ٹیلیفون نمبرز:- ۵۲۰۶، ۵۱۳۷، ۴۷۲۸، ۴۳۴۳

YUBA
QUALITY. FOOT. WEAR

درخواستِ دعا:- مکرم سید فضل نعیم صاحب احمدی سونگھڑہ (اڑیسہ) سے اپنے والدین کی صحتِ کاملہ، درازئ عمر اور بہن بھائیوں کی روحانی و جسمانی ترقیات کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

وفات:- مکرم محمد نصیر الدین صاحب کنڈور، اعانتِ بدر میں بیس روپے بھجواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مکرم محمد اسماعیل صاحب کنڈور ۹ ۸/۸ کو رات بعد نمازِ عشاء اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم نماز کے بہت پابند تھے اور سلسلہ کے فدائی۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31 – 5 – 6

LOWER CHITPUR ROAD

CALCUTTA - 700073.

PH. 275475.

RESI. 273903.

ارحامکم ارحامکم

(تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اولوا الارحام ہی ہیں)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT

PHONE C/O 896008.

SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO-WHEELER MOTOR VEHICLES

45, B. PANDUMALI COMPOUND.

DR. BHADKAMKAR MARG, BOMBAY - 400008.

الخیر کلّہٗ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE. 279205.

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ارشادِ نبوی ﷺ

اسلم تسلم

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONE: OFFICE:- 6548179, RESI:- 6289389

BOMBAY - 400099.

ارشدوا اخاکم

اپنے بھائی کو ہدایت کرو!!

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES.

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.

DEALERS IN TIMBER, TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD

MANUFACTURERS OF:-

WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O. VANIYAMBALAM

(KERALA)

درود شریف کے فضائل

"درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدِ نظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے۔ اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔"

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جون ۱۸۸۹ء)

طالبانِ دعا:- محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد

پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیولن ڈریسنر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE - 670001 PHONE 4498.
HEAD OFFICE:- PAYANGADI (P.O.)
PHONE NO. 12 PIN. 670303. (KERALA)

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)

SAIRA Traders,
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA PUL,
HYDERABAD - 500002. PHONE:- 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
پتہ:- نمبر ۲۴/۴/۳/۳ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون:- 42916

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
Lucas-TVS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P...

آٹو ٹریڈرز
۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱
ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!!
تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز: 28 - 5222, 28 - 1652

AUTO TRADERS, 16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®
CALCUTTA - 15.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!